از عدالتِ عظمیٰ

تاریخ فیصلہ:4نومبر1964

تن سُکھ رائے جین

بنام

نیل رتن پرساد شااور دیگر

[پی بی گجیندر گڈکر، سی جے، کے این وانچو، ایم ہدایت اللہ، رگھوبر دیال اور جے آر مدھولکر، جسٹسز]

آئین ہند، آرٹیکل 254 (1) (2) - موٹر وہیکل ایکٹ، (ایکٹ 4، سال 1939)، دفعہ 64A آیا موٹر وہیکل (بہار ترمیمی) ایکٹ، 1949 (بہار ایکٹ 27، سال1950) کی دفعہ 64A کو کالعدم قرار دیتا ہے یا منسوخ کرتا ہے۔

بہار ریاستی قانون ساز اسمبلی نے ایکٹ 27، سال 1950 کے ذریعہ موٹر وہیکل ایکٹ (سینٹرل ایکٹ IV، سال1939) میں دفعہ 64A متعارف کروائی۔ اس دفعہ کے تحت ریاستی حکومت کو موٹر وہیکل ایکٹ کے باب چہارم کے تحت کارروائی میں حکام اور افسروں کے احکامات پر نظر ثانی کرنے کا اختیار دیا گیا تھا۔ اس کے بعد ایکٹ 100 کے ذریعہ سال 1956 میں پارلیمنٹ نے ایکٹ میں ایک اور دفعہ 64A متعارف کروائی جس میں کہا گیا تھا کہ ریجنل ٹرانسپورٹ اتھارٹی کے غیر اپیل شدہ احکامات سے نظر ثانی ریاستی ٹرانسپورٹ اتھارٹی کے پاس ہوگی۔

مدعاعلیہ نمبر 1 نے بہار ایکٹ 27 سال 1950 کی دفعہ 64A کے تحت ریاستی حکومت کے حکم کو ہائی کورٹ میں ایک رٹ پٹیشن دائر کی تھی۔ مذکورہ حکم کے ذریعہ

Ilyas Ahmed Pandit
2024.05.02 14.14
I attest to the accuracy and integrity of this document

ریاستی حکومت نے مدعاعلیہ نمبر 1 کے حق میں اپیلیٹ اتھارٹی کے حکم کو رد کرتے ہوئے اپیل کنندہ کو اسٹیج کیرتیج پرمٹ دیا تھا۔ ہائی کورٹ نے کہا کہ بہار کی دفعہ 64A بین ریاستی راستوں کے لئے اسٹیج کیرتیج پرمٹ پر لاگو نہیں ہوتی ہے اور اس لئے اس دفعہ کے تحت ریاستی حکومت کا حکم غلط ہے۔ اپیل گزار نے سرٹیفکیٹ کے ساتھ سپریم کورٹ میں اپیل دائر کی، اپیل کی سماعت سے پہلے ہی سپریم کورٹ نے ایک اور معاملے میں فیصلہ کیا تھا کہ بہار کی دفعہ 64A میں ایسا کچھ بھی نہیں ہے جو بین ریاستی راستوں کے لئے کیرتیج پرمٹ کو اسٹیج کرنے کے قابل نہیں ہے، اس طرح اس نقطے پر ہائی کورٹ کے فیصلے کو پلٹ دیا گیا۔ اس لئے مدعاعلیہ نمبر 1 نے ریاستی حکومت کے حکم کو ایک اور بنیاد پر چیلنج کرنے کی اجازت مانگی اور اسے اجازت دی گئی کہ مرکزی دفعہ 64A نے آئین کے آرٹیکل 254 کی شقوں (1) اور (2) کی دفعات کی بنیاد پر بہار کی دفعہ 64A کو کالعدم قرار دے دیا ہے۔ اس بات پر زور دیا گیا کہ مرکزی دفعہ 64A مکمل ہے، اس میں بہار کی دفعہ 64A کی طرح ہی احاطہ کیا گیا ہے، اور یہ کہ دونوں دفعات براہ راست مخالف ہیں۔

حکم ہوا کہ: (i) مرکزی دفعہ 64A کو مکمل نہیں کہا جا سکتا۔ جب کہ اس نے ریجنل ٹرانسپورٹ اتھارٹی کے غیر اپیلی احکامات کے خلاف اسٹیٹ ٹرانسپورٹ اتھارٹی کو نظر ثانی کے لیے فراہم کیا، اس نے سابقہ کے ذریعے منظور کیے گئے احکامات کو حتمی شکل نہیں دی اور مزید داد رسائی فراہم کرنے کے لیے یہ بہار قانون ساز کے لیے کھلا تھا۔ مزید برآں، مرکزی سیکشن 64A کے دائرہ کار کو ریاستی حکومت بڑھا یا گھٹا سکتی ہے جس کے پاس دفعہ 68 کے تحت یہ طے کرنے کا اختیار ہے کہ ریجنل ٹرانسپورٹ اتھارٹی کے کون سے احکامات اپیل کے قابل ہوں گے۔

[11 B-C, F-H]

(ii) اور نہ ہی یہ کہا جا سکتا ہے کہ مرکزی دفعہ 64A اور بہار دفعہ 64A ایک ہی دائرہ کا احاطہ کرتی ہیں۔ مرکزی دفعہ 64A صرف ریجنل ٹرانسپورٹ اتھارٹی کے احکامات کے خلاف نظر ثانی سے متعلق تھی، جبکہ بہار کی دفعہ 64A میں ریاستی

Ilyas Ahmed Pandit
2024.05.02 14.14
I attest to the accuracy and
integrity of this document

حکومت کو ایکٹ کے باب IV کے تحت کارروائی میں کسی بھی اتھارٹی یا افسر کے احکامات پر نظر ثانی کرنے کا اختیار دیا گیا تھا۔ اس طرح کے احکامات اسٹیٹ ٹرانسپورٹ اتھارٹی اور اپیلیٹ اتھارٹی کے علاوہ دیگر اتھارٹیز اور افسران کے ہوسکتے ہیں،[11 C-D, G-H]

(iii) بہار کی دفعہ 64A کی زبان بہت عام ہے۔ لفظی طور پر یہ کہا جاسکتا ہے کہ یہ دفعہ 64 اور مرکزی دفعہ 64A دونوں سے متصادم ہے، کیونکہ یہ سابقہ دفعہ کے تحت اپیل کے لئے کھلے مقدمات کا احاطہ کر سکتا ہے، اور مؤخر الذکر دفعہ کے تحت نظر ثانی کر سکتا ہے۔ اس حد تک بہار کی دفعہ 64A کالعدم ہے۔ لیکن مجموعی طور پر یہ دفعہ کالعدم نہیں ہے اور نہ ہی مرکزی دفعہ 64A کے ذریعہ اسے منسوخ کیا گیا ہے۔ اس کا دائرہ کار صرف اس حد تک محدود کر دیا گیا ہے کہ ریجنل ٹرانسپورٹ اتھارٹی کے ایسے احکامات کے خلاف نظر ثانی جو اپیل کے قابل نہیں ہیں، انہیں ریاستی ٹرانسپورٹ اتھارٹی کو ترجیح دینی پڑتی ہے۔[10A, D, H; 12C]

دیپ چند بمقابلہ ریاست اترپردیش،[1959] Supp. 2 S.C.R 8، لاگو ہوا۔

ایس کے پیاری بمقابلہ عبدالغفور، C.A نمبر 306، سال 1964 نے 4-5-64 اور عبدالمتین بمقابلہ رام کیلاش پانڈے،[1963] 3 S.C.R، 523 کا حوالہ دیا۔

موجودہ معاملے میں بہار کی ریاستی حکومت نے اپیلیٹ اتھارٹی کے ذریعہ دیئے گئے حکم پر نظر ثانی کی۔ وہ ایسا کرنے کے قابل تھا. ہائی کورٹ نے اس کے برعکس فیصلہ دینے میں غلطی کی تھی۔[12D]

اپیلیٹ دیوانی کا دائرہ اختیار: دیوانی اپیل نمبری 538، سال 1964۔

پٹنہ ہائی کورٹ کے متفرق عدالتی مقدمہ نمبر 1381، سال 1962 میں 25 ستمبر 1963 کے فیصلے اور حکم کے خلاف اپیل۔

Ilyas Ahmed Pandit
2024.05.02 14.14
I attest to the accuracy and integrity of this document

درخواست گزار کی طرف سے کے راجندر چودھری اور کے آر چودھری۔

مدعاعلیہ نمبر 1 کی طرف سے ایم سی سیتلواڑ، ڈی پی سنگھ، ایس سی اگروال اور ایم کے رام مورتی شامل ہیں۔

عدالت کا فیصلہ جسٹس رگھوبر دیال نے سنایا۔

رگھوبر دیال، جسٹس۔ پٹنہ ہائی کورٹ کے ذریعے منظور کردہ سرٹیفکیٹ پر یہ اپیل یہ سوال اٹھاتی ہے کہ کیا موٹر وہیکل ایکٹ کی دفعہ 64A جیسا کہ موٹر وہیکل (بہار ترمیمی) ایکٹ، 1949 (بہار ایکٹ XXVII، سال 1950) کے ذریعہ متعارف کرایا گیا تھا، جسے بعد میں بہار کی دفعہ 64A کہا جاتا ہے، بین ریاستی راستوں کے لئے اجازت نامہ دینے کی کارروائی پر لاگو نہیں ہوتا ہے۔ تاہم اس سوال کا فیصلہ اس عدالت نے ایس کے پساری بمقابلہ عبدالغفور ([1]) میں کیا تھا۔ یہ کہا گیا تھا کہ اس کا اطلاق بین ریاستی راستوں کے لئے اسٹیج کیریج پرمٹ کے معاملات پر ہوتا ہے۔

مدعاعلیہ نے عبدالمتین بمقابلہ رام کیلاش پانڈے ([2]) کے مشاہدات کے پیش نظر مذکورہ دفعہ کے جواز کو اس بنیاد پر چیلنج کرنے کی اجازت مانگی کہ پارلیمنٹ نے موٹر وہیکل (ترمیمی) ایکٹ، 1956 (ایکٹ نمبر 100، سال 1956) کے ذریعے موٹر وہیکل ایکٹ، 1939 (ایکٹ IV، سال 1939) میں ایک اور دفعہ 64A متعارف کرائی ہے۔، اس کے بعد مرکزی دفعہ 64A کے طور پر جانا جاتا ہے اور اس طرح بہار کی دفعہ 64A کو ضروری مضمرات کے ساتھ منسوخ کیا جانا چاہئے۔

سوال اس طرح پیدا ہوتا ہے۔ درخواست گزار تن سکھ رائے جین بہار اور اڑیسہ کے درمیان بین ریاستی روٹ کے لئے اسٹیج کیریج پرمٹ کے لئے درخواست دہندگان میں سے ایک تھے۔ اسٹیٹ ٹرانسپورٹ اتھارٹی، بہار نے یونائیٹڈ موٹر ورکس اینڈ کمپنی لمیٹڈ کو اجازت نامہ جاری کیا۔ درخواست گزار اور مدعاعلیہ نمبر 1 نیل رتن پرساد شا نے ریاستی ٹرانسپورٹ اتھارٹی کے حکم کے خلاف اپیلیٹ اتھارٹی، بہار کے نائب وزیر ٹرانسپورٹ سے اپیل کی۔ اپیلیٹ اتھارٹی نے حکم نامہ واپس لے لیا

Ilyas Ahmed Pandit
2024.05.02 14.14
I attest to the accuracy and integrity of this document

اور مدعاعلیہ نمبر 1 شاو کو اجازت نامہ جاری کر دیا۔ اس کے بعد درخواست گزار بہار کی دفعہ 64A کے پیش نظر بہار حکومت کے پاس گیا۔ وزیر ٹرانسپورٹ نے اپیلیٹ اتھارٹی کے حکم کو خارج کر دیا اور اپیل کنندہ جبین کو اجازت نامہ جاری کر دیا۔ اس کے بعد مدعاعلیہ نمبر ایک شا نے ہائی کورٹ میں رٹ پٹیشن دائر کی اور وزیر ٹرانسپورٹ کے حکم کو کالعدم قرار دینے اور انہیں اجازت نامہ دینے والے اپیلٹ اتھارٹی کے حکم کو بحال کرنے کی درخواست کی۔ ہائی کورٹ نے رٹ پٹیشن کو منظور کرتے ہوئے کہا کہ بہار کی دفعہ 64A بین ریاستی راستوں کے لئے اسٹیج کیریج پرمٹ پر لاگو نہیں ہوتی ہے اور اس لئے بہار حکومت اپیلیٹ اتھارٹی کے حکم پر نظر ثانی کرنے میں نااہل ہے۔

مدعاعلیہ سے درخواست کی جاتی ہے کہ بہار کی دفعہ 64A کی دفعات مرکزی دفعہ 64A کے منافی ہیں اور اس لئے آرٹیکل 254 کی شق (1) کے پیش نظر کالعدم ہیں اور یہ بھی زور دیا جاتا ہے کہ مرکزی ایکٹ نے آرٹیکل 254 (2) کے تحت حاصل اختیارات کا استعمال کرتے ہوئے مرکزی دفعہ 64A کو نافذ کرکے بہار کی دفعہ 64A کو منسوخ کر دیا ہے۔ اگر بہار کی دفعہ 64A کی دفعات کسی بھی حد تک مرکزی دفعہ 64A سے متصادم ہیں تو آئین کے آرٹیکل 254 کی شق (1) کے پیش نظر بہار کی دفعہ 64A اس حد تک غیر قانونی ہو جائے گی۔ چونکہ مرکزی قانون کو بہار کی دفعہ 64A کے نفاذ کے بعد پارلیمنٹ کے ذریعہ نافذ کیا گیا تھا، لہذا آرٹیکل 254 کی شق (2) کے اہم حصے کی دفعات بہار کی ریاست کے اندر بہار کی دفعہ 64A کو اچھا بنانے کے لئے لاگو نہیں ہوں گی، حالانکہ اسے صدر کی منظوری مل گئی تھی، کیونکہ ان دفعات کا اطلاق اس وقت ہوتا ہے جب مرکزی ایکٹ ریاستی قانون سے پہلے نافذ کیا جاتا ہے۔ لہذا ہمیں یہ دیکھنا ہوگا کہ کیا بہار کی دفعہ 64A کی دفعات مرکزی دفعہ 64A کے منافی ہیں۔

Ilyas Ahmed Pandit
2024.05.02 14.14
I attest to the accuracy and
integrity of this document

اس بات کا تعین کرنے کے لئے کہ آیا ریاستی قانون کی ایک خاص شق پارلیمنٹ کے ذریعہ بنائے گئے قانون کی دفعات کے منافی ہے، دیپ چند بمقابلہ ریاست اتر پردیش (1) میں اس طرح بیان کیا گیا ہے:

"اس طرح مندرجہ ذیل تین اصولوں کی بنیاد پر دو قوانین کے درمیان تفریق کا تعین کیا جا سکتا ہے:

(1) آیا دونوں دفعات کے درمیان براہ راست ٹکراؤ ہے۔

(2) کیا پارلیمنٹ ریاستی مقننہ کے ایکٹ کی جگہ موضوع کے سلسلے میں ایک جامع ضابطہ وضع کرنے کا ارادہ رکھتی ہے؟ اور

(3) کیا پارلیمنٹ کے ذریعہ بنایا گیا قانون اور ریاستی مقننہ کے ذریعہ بنایا گیا قانون ایک ہی میدان میں ہے۔"

اب ہم دو دفعات، مرکزی دفعہ 64A اور بہار دفعہ 64A کا حوالہ دے سکتے ہیں:

"مرکزی دفعہ 64A: اسٹیٹ ٹرانسپورٹ اتھارٹی یا تو اپنی تحریک پر یا اس کے پاس دی گئی درخواست پر کسی ایسے معاملے کا ریکارڈ طلب کر سکتی ہے جس میں ریجنل ٹرانسپورٹ اتھارٹی کی طرف سے کوئی حکم دیا گیا ہو اور جس میں کوئی اپیل نہ ہو، اور اگر ریاستی ٹرانسپورٹ اتھارٹی کو ایسا لگتا ہے کہ ریجنل ٹرانسپورٹ اتھارٹی کے ذریعہ دیا گیا حکم نامناسب یا غیر قانونی ہے، اسٹیٹ ٹرانسپورٹ اتھارٹی اس معاملے کے سلسلے میں اس طرح کا حکم جاری کر سکتی ہے جیسا کہ وہ مناسب سمجھتی ہے:

بشرطیکہ اسٹیٹ ٹرانسپورٹ اتھارٹی ریجنل ٹرانسپورٹ اتھارٹی کے حکم سے متاثرہ شخص کی کسی درخواست پر غور نہیں کرے گی، جب تک کہ درخواست حکم کی تاریخ سے تیس دن کے اندر نہ دی جائے:

Ilyas Ahmed Pandit
2024.05.02 14.14
I attest to the accuracy and
integrity of this document

بشرطیکہ اسٹیٹ ٹرانسپورٹ اتھارٹی اس دفعہ کے تحت کوئی ایسا حکم جاری نہیں کرے گی جو کسی بھی شخص کو سماعت کا مناسب موقع دیے بغیر نقصان دہ ہو۔"

بہار کی دفعہ 64A: ریاستی حکومت اس سلسلے میں دی گئی درخواست پر اس باب کے تحت کسی بھی اتھارٹی یا اس کے ماتحت افسر کی طرف سے کی گئی کسی کارروائی کے دوران حکم پاس ہونے کے تیس دن کے اندر ایسی کارروائی کا ریکارڈ طلب کر سکتی ہے اور اس طرح کے ریکارڈ کی جانچ پڑتال کے بعد ایسا حکم جاری کر سکتی ہے جو وہ مناسب سمجھتی ہے۔

بہار کی دفعہ 64A میں 'اس کے ماتحت' کے الفاظ کو موٹر وہیکل (بہار ترمیمی) ایکٹ، 1953 (بہار ایکٹ 1، سال 1954) کے ذریعہ ہٹا دیا گیا تھا۔ تاہم جب پیاری کے معاملے میں بہار کی دفعہ 64A کا حوالہ دیا گیا تو اس پر دھیان نہیں دیا گیا۔

سب سے پہلے، ہمیں یہ دیکھنا ہوگا کہ کیا مرکزی دفعہ 64A اور بہار کی دفعہ 64A کے درمیان کوئی براہ راست ٹکراؤ ہے۔ اگر بہار کی دفعہ 64A کو لفظی طور پر سمجھا جائے تو اس طرح کا تنازعہ کسی حد تک پیدا ہو سکتا ہے۔ بہار کی دفعہ 64A کی زبان بہت عام ہے اور ریاستی حکومت کو یہ اختیار دیتی ہے کہ وہ باب IV کے تحت کی جانے والی کسی بھی کارروائی کے دوران دیے گئے کسی بھی حکم پر نظر ثانی کرے اور اس طرح کے احکامات جاری کرے جو وہ مناسب سمجھتی ہے۔ تاہم، اگر ممکن ہو تو اس کا یہ مطلب لیا جانا چاہیے کہ وہ مرکزی قانون کی دفعات سے متصادم نہ ہو۔ اس کی دفعات کے تحت ریاستی حکومت کو تفویض کردہ نظر ثانی کا اختیار صرف اسی صورت میں نافذ ہونا چاہیے جب مرکزی ایکٹ نظر ثانی کے مجوزہ احکامات کے خلاف کوئی دادرسائی فراہم نہ کرے۔ کچھ احکامات کو ایکٹ کی دفعہ 64 کے تحت اپیل کے قابل بنایا گیا ہے۔ لہٰذا نظر ثانی کا اختیار اپیلیٹ پاور ختم ہونے کے بعد پیدا ہوگا اور اس کا استعمال اس وقت نہیں کیا جائے گا جب متاثرہ شخص نے حکم کے خلاف اپیل نہ کی ہو۔ اسی طرح یہ صرف غیر اپیل ی احکامات کے خلاف دستیاب ہوگا جب متاثرہ

Ilyas Ahmed Pandit
2024.05.02 14.14
I attest to the accuracy and integrity of this document

شخص مرکزی دفعہ 64A کے تحت کارروائی کرے گا۔ متاثرہ شخص مرکزی دفعہ 64A کے تحت کارروائی کیے بغیر بہار کی دفعہ 64A کے تحت کارروائی کا سہارا نہیں لے سکتا۔ جس حد تک بہار کی دفعہ 64A کی زبان بالترتیب دفعہ 64 اور مرکزی دفعہ 64A کے تحت اپیل اور نظر ثانی کے لئے کھلے معاملوں کا احاطہ کر سکتی ہے، یہ مرکزی ایکٹ کی دفعات سے براہ راست متصادم ہو گی اور بہار کی دفعہ 64A اس حد تک کالعدم ہو گی۔

مدعا علیہ کے لئے یہ دلیل دی جاتی ہے کہ بہار کی دفعہ 64A مکمل طور پر کالعدم ہے کیونکہ مرکزی دفعہ 64A پارلیمنٹ کے ذریعہ ترمیم کے مذکورہ موضوع کے سلسلے میں ایک جامع کوڈ مرتب کرنے کا ارادہ رکھتی ہے۔ یہ بھی زور دیا گیا ہے کہ بہار کی دفعہ 64A مکمل طور پر کالعدم ہے کیونکہ یہ دفعہ اور مرکزی دفعہ 64A دونوں ایک ہی دائرہ کا احاطہ کرتی ہیں۔ انہی بنیادوں پر پارلیمنٹ پر زور دیا جاتا ہے کہ مرکزی دفعہ 64A نافذ کر کے پارلیمنٹ نے بہار کی دفعہ 64A کو منسوخ کر دیا ہے کیونکہ وہ آرٹیکل 254 کی شق (2) کی شق کے پیش نظر ایسا کرنے کی مجاز تھی۔

مضمرات کی طرف سے منسوخی، آسانی سے اندازہ لگانے کے لیے نہیں ہے۔ یہ توقع کی جانی چاہئے کہ جب پارلیمنٹ بہار کی دفعہ 64A اور آئین کے آرٹیکل 254 کی دفعات سے واقف تھی اور اس نے بہار کی دفعہ 64A کو منسوخ کرنے کا ارادہ کیا تھا تو اس نے واضح طور پر ایسا کہا ہو گا۔ سنٹرل دفعہ 64A یا ایکٹ کے کسی دوسرے پروویژن میں ایسا کچھ نہیں ہے جس میں واضح طور پر کہا گیا ہو کہ بہار دفعہ 64A کو منسوخ کر دیا گیا ہے۔ ہماری رائے ہے کہ محض یہ حقیقت کہ مرکزی دفعہ 64A علاقائی ٹرانسپورٹ اتھارٹی کے غیر اپیلی احکامات کے خلاف نظر ثانی سے متعلق ہے یہ نتیجہ اخذ کرنے کے لیے کافی نہیں ہے کہ پارلیمنٹ بہار دفعہ 64A کو منسوخ کرنے کا ارادہ رکھتی ہے۔

بہار کی دفعہ 64A کی زبان بہت وسیع ہے اور اس میں ایکٹ کے باب IV کے تحت کی گئی کسی بھی کارروائی کے دوران کسی بھی اتھارٹی یا افسر کے ذریعہ کئے گئے تمام

Ilyas Ahmed Pandit
2024.05.02 14.14
I attest to the accuracy and integrity of this document

احکامات کا احاطہ کیا گیا ہے۔ بہار کی دفعہ 64A کے تحت ریاست کو دیے گئے نظر ثانی کے اختیارات کے استعمال کی واحد حد یہ ہے کہ ریاست اس اختیار کا از خود استعمال نہیں کر سکتی۔ یہ اس وقت استعمال کر سکتا ہے جب کسی ایسے شخص کی طرف سے درخواست پر پیش کیا جائے جس پر وہ نظر ثانی کرنا چاہتا ہے۔ اس طرح کے احکامات اسٹیٹ ٹرانسپورٹ اتھارٹی، ریجنل ٹرانسپورٹ اتھارٹی یا کسی دوسرے اتھارٹی یا افسر کے احکامات ہو سکتے ہیں۔ مرکزی دفعہ 46 اے ریجنل ٹرانسپورٹ اتھارٹی کے احکامات کے خلاف نظر ثانی کا اہتمام کرتی ہے اور مقررہ اتھارٹی کے احکامات کے خلاف نظر ثانی کا اہتمام نہیں کرتی ہے جن کے خلاف دفعہ 64 کے تحت اپیل کو ترجیح دی جا سکتی ہے۔ لہذا مرکزی دفعہ 64A ریاستی حکومت کو ریجنل ٹرانسپورٹ اتھارٹی کے غیر اپیل شدہ احکامات کے خلاف نظر ثانی کرنے سے روک سکتی ہے، لیکن دیگر احکامات کے سلسلے میں بہار کی دفعہ 64A کے نفاذ کو روک نہیں سکتی ہے۔ ایکٹ میں یہ نہیں کہا گیا ہے کہ ریاستی ٹرانسپورٹ اتھارٹی کی جانب سے مرکزی دفعہ 64A کے تحت نظر ثانی کے دائرہ اختیار کا استعمال کرتے ہوئے جاری کیا گیا حکم حتمی ہو گا۔ اگر اس طرح کا اہتمام کیا گیا ہوتا تو یہ ممکن تھا کہ پارلیمنٹ کا ارادہ تھا کہ نظر ثانی میں اسٹیٹ ٹرانسپورٹ اتھارٹی کے حکم میں کسی بھی اتھارٹی کی طرف سے مداخلت نہ کی جائے۔ لہٰذا اس طرح کے اظہار کی عدم موجودگی سے یہ نتیجہ اخذ ہوتا ہے کہ پارلیمنٹ کا ارادہ نہیں تھا کہ نظر ثانی کے اس طرح کے احکامات میں کوئی مداخلت نہ کی جائے۔ مزید برآں، یہ ذہن نشین کیا جا سکتا ہے کہ دفعہ 64 تمام قابل اپیل احکامات کی فہرست کو ختم نہیں کرتی ہے، اس کی شق (1) میں کسی دوسرے حکم سے متاثرہ شخص کی طرف سے اپیل کا اہتمام کیا گیا ہے جو مقرر کیا جا سکتا ہے. 'متعین' کا مطلب ہے 'ایکٹ کے تحت بنائے گئے قواعد کے ذریعہ مقرر کردہ'۔ دفعہ 68 کی ذیلی دفعہ (1) ریاستی حکومت کو یہ اختیار دیتی ہے کہ وہ باب IV کی دفعات کو نافذ کرنے کے مقصد سے قواعد بنائے جو ذیلی دفعہ 42 سے 68 پر مشتمل ہے۔ ذیلی دفعہ (2) کچھ ایسے معاملات کی وضاحت کرتی ہے جن کے بارے میں قواعد بنائے جائیں اس کی شق (za) میں 'کسی بھی دوسرے معاملے کا ذکر ہے جو مقرر کیا جانا ہے یا مقرر کیا جا سکتا

Ilyas Ahmed Pandit
2024.05.02 14.14
I attest to the accuracy and
integrity of this document

ہے'۔ اس کے بعد ریاستی حکومت دفعہ 64 کے تحت کچھ احکامات کے خلاف اپیل کرنے کے لئے قواعد بنا سکتی ہے اور اس طرح ان احکامات کو کم کر سکتی ہے جو بصورت دیگر مرکزی دفعہ 64A کے دائرے میں آتے ہیں۔ ریاست کے ذریعہ بنائے گئے قواعد کے تحت اپیل کے قابل بنائے گئے احکامات دفعہ 64A کے تحت نظر ثانی کے لئے کھلے نہیں ہوں گے کیونکہ اس میں صرف اپیل کے قابل نہ ہونے والے احکامات کے خلاف نظر ثانی کا اہتمام کیا گیا ہے۔ لہٰذا یہ واضح ہے کہ پارلیمنٹ کو دفعہ 64A کی دفعات کو اتنا جامع اور مکمل بنانے کا ارادہ نہیں دیا جا سکتا کہ اس طرح اس کا مقصد بہار کی دفعہ 64A کی دفعات کو منسوخ کرنا ہے جس نے ریاست بہار کو باب IV کے تحت کارروائی میں حکام یا افسروں کی طرف سے دیے گئے احکامات پر نظر ثانی کرنے کا اختیار دیا تھا۔

بہار کی دفعہ 64A اور مرکزی دفعہ 64A کی دفعات ایسی نہیں ہیں کہ ان پر بیک وقت عمل نہیں کیا جا سکتا ہے، سوائے اس ہنگامی صورتحال کے جو پہلے ہی ذکر کیا گیا ہے، یعنی جب ریجنل ٹرانسپورٹ اتھارٹی کے اس طرح کے حکم سے متاثر کسی شخص کی طرف سے ریاستی حکومت کو درخواست دی جاتی ہے جس کے خلاف دفعہ 64 کے تحت اپیل نہیں کی جا سکتی ہے۔ ایسی صورت میں ریاستی حکومت ریجنل ٹرانسپورٹ اتھارٹی کے احکامات کے خلاف بہار کی دفعہ 64A کے تحت اپنے اختیارات کا استعمال نہیں کر سکتی، حالانکہ اسٹیٹ ٹرانسپورٹ اتھارٹی کی جانب سے کی گئی نظر ثانی کو نمٹانے کے بعد وہ بعد کے مرحلے میں اس اختیار کا استعمال کرنے کے لیے آزاد ہو گی۔ پہلی بات تو یہ ہے کہ باب IV کے تحت منظور نہ کیے جانے والے غیر اپیلی احکامات پر نظر ثانی ریاستی ٹرانسپورٹ اتھارٹی کے پاس جانی چاہیے کیونکہ اس طرح کے احکامات کے سلسلے میں پارلیمنٹ کو بہار کی دفعہ 64A کی دفعات میں تبدیلی لانے کی ضرورت ہے۔

لہٰذا ہمارا ماننا ہے کہ بہار کی دفعہ 64A نہ تو کالعدم ہے اور نہ ہی مرکزی دفعہ 64A کے ذریعے اسے منسوخ کیا گیا ہے اور اس کا دائرہ کار صرف اس حد تک محدود

Ilyas Ahmed Pandit
2024.05.02 14.14
I attest to the accuracy and
integrity of this document

کر دیا گیا ہے کہ ریجنل ٹرانسپورٹ اتھارٹی کے ایسے احکامات کے خلاف نظر ثانی کو ریاستی ٹرانسپورٹ اتھارٹی کو ترجیح دینی ہو گی۔

موجودہ معاملے میں بہار کی ریاستی حکومت نے اپیلیٹ اتھارٹی کے ذریعہ دیئے گئے حکم پر نظر ثانی کی۔ وہ ایسا کرنے کے قابل تھا. ہائی کورٹ نے اس کے برعکس فیصلہ دینے میں غلطی کی تھی۔

لہٰذا ہم لاگت کے ساتھ اپیل کی اجازت دیتے ہیں، ہائی کورٹ کے حکم کو ایک طرف رکھتے ہیں اور اپیل کنندہ جین کو ریاست بہار کے اجازت نامے کو بحال کرتے ہیں۔

اپیل کی اجازت ہے۔

Ilyas Ahmed Pandit
2024.05.02 14.14
I attest to the accuracy and integrity of this document